Regd. No. L. 5254

ایجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم۔ چہار شنبہ

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ فی پرچہ ۱

جلد ۴۰/۶ | ۱۷ تبوک ۱۳۳۱ ھش | ۱۷ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۱۸

ڈاکٹر مصدق کا برطانیہ کو انتباہ

اگر برطانیہ نے اپنی موجودہ پالیسی جاری رکھی تو ایران اس سے اپنے تعلقات منقطع کر لیگا

تہران ۱۶ ستمبر۔ ایران کے وزیراعظم ڈاکٹر مصدق نے برطانیہ کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر اس نے ایران کے خلاف موجودہ پالیسی جاری رکھی تو ایران برطانیہ سے اپنے تعلقات منقطع کر لیگا اور اسکی ساری ذمہ واری برطانیہ پر عائد ہو گی۔ —— آج ایرانی مجلس نے اپنے اجلاس میں برطانیہ اور امریکہ کی ان تجاویز پر غور کیا۔ جو تیل کے تنازعہ کو سلجھانے کے لئے پیش کی گئی تھیں۔ مجلس نے متفقہ طور پر ڈاکٹر مصدق پر اعتماد کا اظہار کیا۔ اور جس ثابت قدمی سے وہ اپنے موقف پر قائم رہے ہیں اسے سراہا —— ڈاکٹر مصدق مجلس میں موجود نہیں تھے۔ اس لئے نائب وزیراعظم نے ان کا ایک بیان پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے برطانیہ کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے وقت کارخانوں کی جو قیمت تھی اس کی بنیاد پر ایران اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کو معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے۔ بعد کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایران تیار نہیں ہے۔ آپ نے کہا اگر برطانیہ نے ایران کی اقتصادی ناکہ بندی ختم نہ کی۔ اور تیل کا وہ نقصان پورا نہ کیا۔ جو تیل کو قومی ملکیت میں لینے کے بعد کارخانوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے اسے اٹھانا پڑا ہے۔ تو ایران برطانیہ سے اپنے تمام تعلقات منقطع کر لے گا۔ اور اس صورت حال کی ساری ذمہ داری برطانیہ پر ہی عائد ہو گی۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی حالت بدستور ہے۔ آج ٹمپریچر ۹۹ رہا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مشرقی پاکستان کی صنعتی مشاورتی کونسل

ڈھاکہ ۱۶ ستمبر مشرقی پاکستان کی صنعتی مشاورتی کونسل کا دو روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا۔ کونسل نے کئی ایک اہم قراردادیں پاس کیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ صوبے میں فنی تربیت کا ایک ڈائرکٹریٹ قائم کیا جائے۔ نیز چمڑا رنگنے والوں کی تین بستیاں قائم کی جائیں۔

پنجاب کی غذائی صورت حال کے متعلق اعلیٰ افسروں کی کانفرنس

لاہور ۱۶ ستمبر۔ پنجاب کی غذائی صورت حال کے متعلق اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس کل لاہور میں شروع ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ شریک ہونگے اس میں شرکت کی غرض سے وزیر اعلیٰ آج راولپنڈی سے لاہور پہونچے۔ آپ جمعرات کو جھنگ۔ لائل پور اور میانوالی کے دورہ پر روانہ ہونگے۔ جہاں وہ عام جلسوں میں عوام کو بتائینگے کہ خوراک کے سلسلے میں حکومت کیا قدم اٹھا رہی ہے۔

پنجاب کیلئے گندم آ رہی ہے

کراچی ۱۶ ستمبر۔ پنجاب کے لئے ایک خاص گاڑی جو اڑتالیس ویگنوں پر مشتمل ہے آج کراچی سے لاہور روانہ ہو گئی۔ کل پچاس ویگنوں والی ایک گاڑی کراچی سے راولپنڈی روانہ ہو گی۔ نیز چند دنوں میں سو ویگن دوسری گاڑیوں کے ساتھ لگا کر پنجاب بھیجے جائینگے امید ہے گندم کے ان ۲۰۰ ویگنوں کے پہنچنے پر پنجاب میں غذائی صورت بہتر ہو جائے گی۔

—— مختصرات ——

قاہرہ ۱۶ ستمبر۔ وفد پارٹی کے سیکرٹری جنرل فواد سراج الدین نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔ پچھلے دنوں وفد پارٹی کے لیڈر مصطفےٰ نحاس نے آپ کو پارٹی کی رکنیت سے معطل کر دیا تھا۔

— جکارتا ۱۶ ستمبر۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر خارجہ مسٹر سوبارجو اگلے ہفتہ مشرق وسطےٰ کے ممالک کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ ایران بھی جائیں گے۔ اس وقت آپ وزیر خارجہ کے مشیر ہیں۔

— حیدر آباد (سندھ) ۱۶ ستمبر۔ حکومت سندھ نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ افواہ بالکل غلط ہے کہ حکومت ان زمینوں کو جہاں لوئر سندھ بیراج کے ذریعہ آبپاشی کی جائے گی۔ آجکل پٹہ پر دے رہی ہے۔ اور فروخت کر رہی ہے۔ حکومت نے بتایا ہے کہ لوئر سندھ بیراج کی تکمیل ۱۹۵۴ء میں ہو گی۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے حکومت اس بارے میں اعلان جاری کرے گی۔ اور پیشگی رقمیں لینی شروع کرے گی۔

— راولپنڈی ۱۶ ستمبر۔ گورنر جنرل آج راولپنڈی سے گلگت پہونچے۔ جہاں علاقہ کے ممتاز شہریوں اور افسروں نے

ہری سنگھ اپنے بیٹے کے حق میں دستبردار ہو جائینگے

پونا ۱۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے مقبوضہ کشمیر کے ڈوگرا مہاراجہ ہری سنگھ نے اپنے بیٹے یوراج کرن سنگھ کے حق میں دستبردار ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اس عندیہ کے اظہار سے پہلے انہوں نے ہندوستانی ریاستوں کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔

—— مشرقی پاکستان میں ربڑ کے باغات لگانے کا تجربہ ——

ڈھاکہ ۱۶ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں ربڑ کے باغات لگانے کے لئے مزید تجربے کئے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں ربڑ کے ایک ہزار پودے ملایا سے چاٹگام پہونچے ہیں۔ جن کو چاٹگام اور سلہٹ میں تجربہ کے طور پر لگایا جائے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچھلے سال ربڑ کے جو دو سو پودے لگائے گئے تھے۔ وہ اطمینان بخش طور پر بڑھ رہے ہیں۔

— لنڈن ۱۶ ستمبر۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے آج دولت مشترکہ کے سیکرٹری لارڈ سالسبری سے ملاقات کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

"ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سید و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہونچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہونچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

ضروری تصحیح

الفضل ۱۶ ستمبر کے صفحہ اول پر ستارہ کے حوالہ سے غلطی سے یہ شائع ہو گیا ہے۔ کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ نے دولت مشترکہ کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔ دراصل خبر یہ تھی کہ آپ اگلے روز ملاقات کریں گے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

خواہشمند احباب مطبوعہ فارم پر درخواستیں بھجوادیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی حکومت کی منظوری کے تابع دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک زائرین کا قافلہ قادیان بھجوانے کی تجویز ہے۔ اس قافلہ کے کوائف حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) موجودہ تجویز کے مطابق یہ قافلہ لاہور سے ۲۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کو بروز جمعرات روانہ ہوگا اور ۳۰ تاریخ کو واپس آئے گا۔

(۲) قافلہ میں ایک سو افراد شامل کرنے کی تجویز ہے

(۳) مستورات کی شمولیت کے لئے بھی حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ لیکن نہیں کہہ سکتے کہ حکومت اس تجویز کو منظور کرے یا نہ کرے۔

(۴) قافلہ کی شمولیت کے لئے ایسے اصحاب کو ترجیح دی جائے گی جن کے قریبی رشتہ دار قادیان میں موجود ہیں۔ لیکن ایک قلیل تعداد امراء صاحبان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام وغیرہ کے لئے بھی ریزرو رکھی جائے گی۔

(۵) قافلہ میں شامل ہونیوالوں کو آمد و رفت کے جملہ اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ جس کے لئے قبل از وقت اندازہ کر کے ہر شخص سے ایک معین رقم پیشگی وصول کی جائے گی۔

(۶) درخواست کے لئے دفتر ہذا سے مطبوعہ فارم حاصل کی جائے جو ایک آنہ میں مل سکتی ہے اس فارم کے جملہ اندراجات پوری پوری صحت اور تعین کے ساتھ بھرنے ضروری ہوں گے۔ اور اس پر مقامی امیر یا صدر کی تصدیق کرانی بھی ضروری ہوگی۔

(۷) دیگر دریافت طلب امور دفتر ہذا سے بذریعہ خط و کتابت معلوم کئے جائیں۔

(۸) یہ تمام انتظام حکومت کی منظوری کے ساتھ مشروط ہے۔ جس کے لئے درخواست بھجوائی جارہی ہے اور فیصلہ ہونے پر آخری صورت قرار پائے گی۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

ماہ جولائی میں موصول ہونیوالی ماہوار تبلیغی رپورٹیں

ہر ماہ بذریعہ خطوط و بذریعہ اعلان جماعتوں کے ذمہ وار کارکنان کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کی تبلیغی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ نظارت ہذا میں بھیجیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں آتی ہیں۔ ان کا کام نظارت کے علم میں ہوتا ہے۔ انہیں ہر وقت مشورہ بھی دیا جاتا ہے۔ اور ان کی ضرورت کے مطابق انہیں لٹریچر بھی بھیجا جاتا ہے۔ وہ جماعتیں جن کی طرف سے رپورٹیں نہیں آتیں ان کے ذمہ وار کارکنان سے مجھے یہ شکایت ہے کہ ابھی تک انکو وقت کی نزاکت کا احساس نہیں ہوا جب تک مرکز کی ہدایات پر سو فیصدی عمل نہیں ہو۔ جب تک مرکز کی ہدایات پر سو فیصدی عمل نہیں ہوتا۔ اسوقت تک کسی کام کا متوقع نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ کئی جماعتوں کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ان کے افراد پورے شوق اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ مگر اپنی کارگذاری کی اطلاع بصورت رپورٹ نظارت ہذا کو نہیں دیتے۔ یہ ایک بڑا نقص ہے۔ جسے جلد از جلد رفع کرنا ضروری ہے۔ پس تمام جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ماہوار رپورٹیں بلا توقف ہر ماہ کی دس تاریخ تک نظارت ہذا میں بھیجا کریں۔ ماہ جولائی میں جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان جماعتوں کے کارکنان کا میں ممنون ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

امانت کی رقوم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص لکھدے کہ میں یہ سارا روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں۔ اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا نوٹس دے کر واپس لونگا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ نیز اگر کسی شخص کا روپیہ کسی دوسرے شخص کے پاس یا کسی بنک میں جمع ہو۔ تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کا انتخاب

ضلعوار نظام کے امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ موجودہ امیر صاحب صوبہ پنجاب (مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا) کی میعاد تقرر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اور آئندہ امیر کا انتخاب تین سال کے لئے زیر صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۸ ستمبر کو (بروز اتوار) ۹ بجے صبح بمقام ربوہ مسجد مبارک میں ہوگا۔

لہذا ضلعوار امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس انتخاب کے لئے ۲۷ ستمبر کی شام کو یا ۲۸ ستمبر کو ۸ بجے صبح تک ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ تاکہ ۹ بجے جلسہ انتخاب میں شامل ہو سکیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی امراء صاحبان کے ساتھ ضلعوار نظام کے دو دو سیکرٹری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی ضلعوار امیر کے ساتھ فی الحال ضلعوار نظام کے سیکرٹریوں کا تقرر نہ ہو۔ تو وہ اپنے طور پر دو ایسے دوستوں کو ہمراہ لیتے آئیں۔ جو سلسلہ کی خدمات کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتے ہوں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

روزنامہ "آزاد" کے سخت دلآزار کارٹون کیخلاف صدائے احتجاج

اس پرچے کو فوراً ضبط کیا جائے

مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار داد باتفاق منظور ہوئی:۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب و پاکستان کی توجہ مجلس احرار کے ترجمان اخبار "آزاد" لاہور کے "مطالبہ نمبر" مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے صفحہ اول کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔ جس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ، چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب وزیر خارجہ پاکستان و منارۃ المسیح قادیان کا ایک نہایت مذموم، اخلاق سے سراسر مبرا اور سخت دلآزار کارٹون بنایا گیا ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب و پاکستان سے انصاف و امن کے نام پر اپیل کرتا ہے کہ شر پسند عناصر کے پروپیگنڈہ کی روک تھام کے لئے کوئی مؤثر اقدام کرے

یہ اجلاس حکومت کے ذمہ دار اصحاب سے اس مذموم کارٹون کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ

"اخبار آزاد" کا پرچہ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء فوراً ضبط کر کے حسب قانون اس قسم کے ارتکاب و جرائم کا آئندہ کے لئے کما حقہ استیصال کیا جائے۔ ...... اور پاکستان کے کسی فرقہ و جماعت کے مذہبی راہنماؤں اور مقامات مقدسہ کے کارٹون شائع کرنے قانوناً ممنوع قرار دیئے جائیں۔ اور ایسی حرکات کو تخریب پاکستان کے متعلق ناپاک کوشش گردانتے ہوئے بموجب قانون ایسے جرائم میں شمار کیا جائے۔ جو مملکت پاکستان کے صریحاً خلاف ہیں۔

(محمد برکت اللہ زعیم جماعت احمدیہ سنت نگر لاہور)

حدیث شریف

میں آتا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ کونسا عمل ہے کہ جس کو اختیار کرنے سے آخرت میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک زکوٰۃ بھی تھی۔ اسلئے آپ بھی کامیابی حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ ادا فرماویں

(نظارت بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں محمد عبداللہ صاحب ولد مولوی حبیب اللہ صاحب سنوری ریاست کشمیر کا پتہ درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرماویں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(نائب ناظر بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ ستمبر ۵۲ء

ہرچہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب؟

جناب مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو مختلف پہلوؤں سے مولوی ظفر علی خاں اور ان کے فرزند ارجمند میاں اختر علی خاں کے مرہون منت ہیں۔ ان میں سے سب سے نمایاں چیز احمدیت دشمنی ہے۔ جس کے لئے انہوں نے سالہا سال مولوی ظفر علی خاں صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ہے۔ اور اب کہیں جا کر اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ افترا طرازی۔ مغالطہ انگیزی اور سخن سازی کے فن میں اپنے استاد کو آئینہ دکھا سکیں۔ جناب میکش ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کا خیال ہے۔ کہ دنیا میں آج جو کچھ ہو رہا ہے۔ سب کے پیچھے "مرزائیت" کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ انگریز جو کچھ کرتا ہے۔ "مرزائیوں" سے پوچھ کر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسلامی ممالک پر چھایا جا رہا ہے۔ اور امریکہ بھی روس سے جو سرد جنگ لڑ رہا ہے۔ وہ بھی "مرزائیوں" کے اشارہ پر لڑ رہا ہے۔ مگر پاکستان پر "مرزائیت" نے اپنا قبضہ جمانے کی سازش جو کر رکھی ہے۔ اس کو جناب میکش بھانپ گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے روزنامہ زمیندار ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء میں ایک مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے تفصیل سے اس سازش کو واشگاف کیا ہے۔ چنانچہ آپ اس طرح آغاز فرماتے ہیں:۔

"زمانے کی گردش نے جو واقعات کی رفتار کا دوسرا نام ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کو ایک زبردست جھٹکا دے کر خواب غفلت سے جگایا۔ اور ان پر ظاہر کر دیا۔ کہ پاکستان کی مملکت جو تم نے اپنے لئے بنائی تھی۔ وہ تمہاری بنتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ پانچ سال کی قلیل مدت میں تمہاری غفلت شعاریوں کی بدولت اس کے رگ و ریشہ پر غیر مسلم مرزائیوں کا گروہ بری طرح مسلط ہو چکا ہے۔ اس کی زندگی کے منابع پر اس ٹولی کے افراد کچھ اس طرح قابض ہو گئے ہیں۔ کہ تمہارے نمائندے جنہیں تم نے اقتدار کی گدیوں پر اس لئے بٹھایا تھا۔ کہ تمہارے حقوق کی حفاظت کریں۔ ان کی خواہشات کے خلاف ذرہ بھر حرکت نہیں کر سکتے۔ نامسلموں کا یہ گروہ اس مملکت میں اپنا حاکمانہ اقتدار قائم کر لینے کے امکانات کو نا بحد تعین درست تصور کر رہا ہے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ ۱۹۵۲ء کے اختتام سے پہلے پہلے ہم اس ملک میں ایسے حالات پیدا کر دیں گے۔ کہ "دشمن" مجبور ہو کر مرزائیت کے آغوش میں آ گرے گا۔

اس گروہ کا دینی پیشوا دنیوی امیر اور سیاسی لیڈر ایک طرف مسلمانوں کو اس مضمون کی دھمکی دینے لگا۔ کہ وہ وقت قریب آ گیا ہے۔ جب ہم فاتح کی حیثیت میں بیٹھیں گے۔ اور تم مفتوح و مغلوب ہو کر ہمارے دربار میں طلب عفو کے لئے حاضر و پیش کئے جاؤ گے۔ دوسری جانب وہ اپنے متبعین کو اس امر کا مژدہ سنانے لگا۔ کہ پاکستان کی افواج میں تو ہمارے آدمیوں کی تعداد کا تناسب کافی بن چکا ہے۔ لیکن ان لوگوں سے اس وقت کام لیا جائے گا۔ جب محکمہ فوج کی طرح اس مملکت کے دوسرے شعبوں میں بھی مرزائی افسروں کا تناسب کافی ہو جائے گا۔"

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ جناب میکش نے کن کن مفتریانہ اجزاء کو ملا کر مسلمانوں کے لئے احساس کمتری کا یہ نسخہ تیار کیا ہے۔ ذرا اس بات کو دیکھئے۔ کہ ارباب حکومت کو کس انداز سے رگیدا گیا ہے۔ اور ان کو کس روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے خیال میں حکومت کی گدی پر جو مسلمان زعماء بیٹھے ہیں۔ وہ نعوذ باللہ اتنے بدھو ہیں۔ کہ جو بات میکش صاحب کو گھر بیٹھے معلوم ہو گئی۔ وہ انہیں حکومت کا کاروبار سرانجام دیتے وقت بھی محسوس نہیں ہو سکی۔ نہ صرف یہ بلکہ اگر مظنونہ جھٹکا نہ لگتا۔ تو کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوتی۔ کہ مرزائی زندگی کے تمام منابع پر قابض ہو چکے ہیں۔ اور تمام میکش۔ اختر علی خاں وغیرہ قسم کے لوگ "مرزائیوں" کے غلام بن کر رہ گئے ہیں۔ خدا بھلا کرے اس "زبردست جھٹکے" کا کہ اس نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا۔ وہ جھٹکا کیا تھا۔ ذرا میکش کی زبان سے سنیئے۔

"سن باون کے اختتام سے پہلے پہلے پاکستان کی مملکت کو فتح کرنے اور اس مملکت کے حاکمانہ اقتدار پر قبضہ جمانے کی مہم کراچی سے شروع کی گئی۔ جبکہ مرزائیوں کی ایک سہ روزہ تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور اس کانفرنس میں دین مرزائیت کے مبلغ اعظم چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہونے کی حیثیت سے شرکت کی اور پاکستان کی مرکزی اور کراچی کی علاقائی حکومت کے بڑے بڑے سرکاری افسروں نے جو مرزائی ہیں۔ اس میں شمولیت اختیار کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ پاکستان کی حکومت کا سرکاری مذہب مرزائیت ہے۔ اس کے ساتھ چشم فلک نے یہ عجیب و غریب تماشا بھی دیکھا۔ کہ مرزائیوں کی اس تبلیغی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کراچی کا نظام حکومت اور اس کی ساری پولیس مرزائیت کے ادنیٰ خادموں اور محافظوں کی طرح خدمات بجا لا رہی ہے۔ اور عامۃ المسلمین کو زبان حال سے بلکہ اشک آور گیس کی زبان سے اور لاٹھیوں کے کلام سے اس امر کا رعب دیا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں اس ملک میں رہنا ہے۔ تو تمہیں مرزائیوں کی خرافات صبر و تحمل کے ساتھ سننی پڑیں گی۔"

گویا "مرزائیوں" نے سن باون سے پہلے پہلے پاکستان فتح کرنے کے لئے کراچی میں سہ روزہ جلسے کا انعقاد کیا۔ اور اس میں چودھری ظفر اللہ خاں نے "اسلام زندہ مذہب ہے۔" پر جو تقریر کی۔ وہ پہلا ہائیڈروجن بم تھا۔ جو میکش ایسے لوگوں کے خرمن ایمان کو بھسم کر گیا۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے۔ اور اس لئے انہوں نے کرائے پر آدمی لے کر جلسہ پر خشت باری کی یلغار بولدی۔ اور اگر ارباب حکومت مسحور نہ ہوتے۔ تو وہ ان "مجاہدین اسلام" کی پشت پناہی کرتے۔ اور ان کو سنگ و خشت مہیا کرنے کا سامان کرتے۔ مگر وہ بچارے تو سحر زدہ تھے۔ انہوں نے "اسلامی اخلاق" کے عین الٹ خشت باری کرنے والوں کو روکا۔ اور انہیں منتشر کرنے کی کوشش کی۔ یہی نہیں بلکہ جب

"پنجاب میں کراچی کے ان حیرت انگیز واقعات کے خلاف احتجاج کی صدائیں بلند کرنے کے لئے یوم مقرر کیا گیا۔ تو پنجاب کی حکومت نے مسلمانوں کی آواز کو بہ جبر دبانے کے لئے اس صوبہ کے متعدد اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے امتناعی احکام نافذ کر دیئے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے عالموں خطیبوں اور ائمہ مساجد کو بلا کر تنبیہ کر دی۔ کہ خبردار اگر تم نے مذہبی وعظ و تلقین کے دوران میں یا خطبہ ہائے جمعہ کے سلسلے میں مرزائیت کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا۔ تو تمہیں جیل کی کوٹھڑیوں میں بند کر دیا جائے گا۔"

دیکھا "مرزائیوں" کا کمال "اسلام زندہ مذہب ہے" کے ایک تقریری بم سے چاروں طرف تہلکہ مچا دیا۔ چنانچہ میکش صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ مرزائیت کو پاکستان کی مملکت کا سرکاری مذہب قرار دینے اور مرزائیوں کو اس ملک کا حکمران بنانے کی پہلی کوشش تھی۔ جو چودھری سر ظفر اللہ خاں کے حکم سے اور انہی کی خواہش کے مطابق بروئے کار لائی گئی۔"

پھر میکش صاحب فرماتے ہیں:۔

"عامۃ المسلمین کو واقعات کی رفتار کے اس جھٹکے نے خواب غفلت سے بیدار کر دیا۔"

افسوس کہ میکش صاحب نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ مقالہ انہوں نے عالم خواب میں لکھا ہے۔ یا بیداری میں؟ اگر عالم خواب میں لکھا ہے تو ان کی ابھی آنکھ کھلی ہے یا نہیں؟

کیا آپ نے چندہ نشر و اشاعت ادا کر دیا؟

خدا کے فضل سے صیغہ نشر و اشاعت کا کام وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور لٹریچر کی مانگ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس صیغہ کو صدر انجمن کی طرف سے کوئی مالی امداد نہیں ملتی۔ اشاعت لٹریچر کے جملہ اخراجات جماعتوں اور افراد کی طرف سے آنے والے چندوں اور عطیہ جات سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس غیر معین طریق امداد سے کوئی معین سکیم اشاعت لٹریچر کی چلائی نہیں جا سکتی۔ گذشتہ جمعہ تمام جماعتوں کو بذریعہ چٹھی ان کے حصہ داری چندہ نشر و اشاعت سے مطلع کر دیا گیا تھا۔ ہر جماعت کے حصہ ایک قلیل رقم آتی ہے۔ بعض جماعتوں نے تو فوراً ہی یکمشت چندہ ادا کر دیا۔ بعض نے باقساط۔ اور بعض نے ایک معین عرصہ کے اندر اندر ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر ایک کثیر تعداد جماعتوں کی ایسی ہے۔ جن کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ذمہ دار احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وقت کی پکار اور تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے حصہ کا چندہ نشر و اشاعت فوری طور پر ادا کریں۔ یا وعدہ کریں۔ کہ فلاں وقت تک ادا کر دیں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خریداران "درویش" متوجہ ہوں

جن احباب کا رسالہ درویش کے پہلے سال کا چندہ ماہ اگست ۵۲ء میں ختم ہو گیا ہے۔ وہ ازراہ کرم نے سال کے لئے ۵/-/- روپے جلد از جلد پاکستان میں دفتر محاسب ربوہ بمد چندہ درویش قادیان میں اور ہندوستان میں براہ راست بنام مینیجر درویش قادیان منی آرڈر فرما دیں۔ بیرونی ممالک کے لئے ۸/- روپے چندہ ہے۔

آپ کی طرف سے چندہ نہ آنے کی صورت میں آئندہ کا پرچہ آپ کے نام وی۔پی ہو گا۔ جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہو گا۔ وی۔پی کی صورت میں موازی آٹھ آنے زائد ڈاک خرچ پڑ جاتا ہے۔ بقایا دار فوری طور پر بقایاجات ادا فرمائیں۔ (مینیجر درویش)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے

شذرات

کیا یہ بھی "جاسوس" تھے؟

ایک احراری اخبار لکھتا ہے۔ کہ انگریز نے جہاد منسوخ کرنے کے لئے مرزا صاحب کو بطور جاسوس مقرر کیا۔

احراری اخبار جانتا ہے کہ یہی فتوے حضرت اقدس سے قبل حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت سید اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم نے بھی دیا تھا۔

چنانچہ سید احمد صاحب بریلوی ؒ نے فرمایا:۔

"سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔" (سوانح احمدی صد ۵۷)

حضرت سید اسمٰعیل شہید ؒ نے فتوے دیا

"ایسی بے رو ریا غیر متعصب سرکار پر کسی طرح جہاد درست نہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۵۷)

"آزاد" جواب دے کہ اگر انگریزی حکومت کے زمانہ میں اس کے خلاف جہاد کی منسوخی کا فتوے دینے سے کوئی شخص انگریز کا جاسوس بن جاتا ہے تو کیا دنیائے اسلام کے یہ مقدس ترین بزرگ بھی انگریز کے "جاسوس" تھے؟ نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات۔

جماعت اسلامی کا دین سیاست ہے

نعیم صدیقی صاحب لکھتے ہیں۔

"جماعت اسلامی یکسر دین کو لے کر اٹھی ہے۔ اور وہ اس میں غیر دین کی ذرہ بھر آمیزش کی بھی روادار نہیں ہے۔ **لیکن اس کا دین ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سیاست ہے۔**"

لیکن اس کے برعکس قیم جماعت اسلامی حلقہ سندھ (کراچی نے یہ بیان دیا ہے:۔

"دستور اسلامی کا مطالبہ کرنا یا اس معاملے کی حمایت کرنا قطعاً سیاسیات میں حصہ لینے کی تعریف میں نہیں آتا۔"

(تسنیم یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

سوال یہ ہے کہ اگر جماعت اسلامی کا "دین" یعنی "خدا کی ذات و صفات آخرت کی جزا پہ ایمان اور عبادتیں" (رسالہ دینیات صد ۹۲) وغیرہ سب کچھ سیاست ہی سیاست ہے تو مطالبہ دستور اسلامی "سیاست" سے کیونکر خارج ہو گیا؟

پاکستان میں اسلام کا مستقبل تاریک کرنے کی سازش

"تسنیم" لکھتا ہے:۔

"اصلاح معاشرہ کا کام دوسرے تمام کاموں پر اس وقت مقدم ہوتا ہے۔ جب مسلمان معاشرہ کسی زمین میں بے اختیار ہو۔ لیکن جس وقت مسلمان ایک آزاد خطے کے مالک ہوں۔ اس وقت ان کے ارباب حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اصلاح معاشرہ کے کام کو سرانجام دیں۔"

(تسنیم ۱۳ اگست ۱۹۵۲ء)

"تسنیم" کی یہ رائے کس قدر خطرناک ہے۔ اس کا اندازہ مودودی صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر سے لگایئے۔ آپ حضرت سید احمد شہید کی ناکامی کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"غالباً آپ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے کہ سرحد کے لوگ چونکہ مسلمان ہیں اور غیر مسلم اقتدار کے ستائے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اسلامی حکومت کا خیر مقدم کریں گے۔ اس وجہ سے انہوں نے جاتے ہی وہاں جہاد شروع کر دیا۔ اور جہاں تک قابو میں آیا اس پر اسلامی حکومت قائم کر دی۔" "لیکن بالآخر تجربہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ نام کے مسلمانوں کو اصل مسلمان سمجھنا اور ان سے وہ توقعات رکھنا جو اصل مسلمانوں ہی سے پوری ہو سکتی ہیں محض ایک دھوکہ تھا۔"

پھر اس سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"تاریخ کا یہ سبق بھی ایسا ہے۔ جسے آئندہ ہر تجدیدی تحریک میں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ **جس سیاسی انقلاب کی جڑیں اجتماعی ذہنیت اخلاق اور تمدن میں گہری جمی ہوئی نہ ہوں وہ نقش بر آب کی طرح ہوتا ہے۔** کسی عارضی طاقت سے ایسا انقلاب واقع بھی ہو جائے تو قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب مٹتا ہے تو اس طرح مٹتا ہے۔ کہ اپنا کوئی اثر چھوڑ کر نہیں جاتا۔" (تجدید احیائے دین صد ۷۵)

پس حقیقت یہ ہے کہ جماعت اسلامی کے لیڈر جو آج معاشرہ کی اصلاح کئے بغیر "حکومت کے ڈنڈہ" سے اسلام قائم کرنے کا دعوے کر رہے ہیں۔ پاکستان میں اسلام کے مستقبل کو تاریک کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔

ریڈکلف کی منصف مزاجی کا ڈھنڈورہ

احراری اخبار "حکومت" لکھتا ہے۔

"قادیانیوں نے ضلع گورداسپور دیکر پاکستان کو لنگڑا کر دیا ہے۔ اب کشمیر کو پاکستان سے کٹوا کر وہ پاکستان کا سر کاٹنا چاہتے ہیں"۔ (۷ ستمبر ۵۲ء)

گویا ضلع گورداسپور کی ظالمانہ تقسیم کے ذمہ دار "قادیانی" ہیں (جو ہر ممکن کوشش کرتے رہے کہ ان کا مرکز پاکستان میں آ جائے) ریڈکلف نہیں۔ ملاحظہ کیجئے کس خوبی سے ریڈکلف کی منصف مزاجی۔ دیانت پسندی اور رواداری کا ڈھنڈورہ پیٹا جا رہا ہے۔ باوجودیکہ خود "آزاد" کو بھی مسلم ہے کہ

"ان دنوں یہ خیال بڑے زور شور سے پھیلا ہوا تھا کہ گورداسپور کا ضلع (قادیان) پاکستان کے ساتھ رہے گا۔ لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا بدقسمتی سے یہ ضلع سالم کا سالم ریڈکلف کی صریح بے انصافی سے ہندوستان کو مل گیا۔ اور قادیانی فرقہ کے لوگوں کو بالآخر پاکستان میں پناہ لینی پڑی"

(آزاد ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء)

انوکھی منطق

یہی اخبار لکھتا ہے:۔

"مرزائی دراصل حضرت محمد مصطفٰے صلعم کو ظاہراً تو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ مگر وہ مرزا غلام احمد کو بھی تو نبی مانتے ہیں۔" (حکومت ۷ ستمبر ۵۲ء)

احمدی حضرت مسیح موعودؑ کو کیسا نبی مانتے ہیں اس کا جواب خود حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

(نزول المسیح صد ۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

اس واضح اعلان کے باوجود احراریوں کی یہ منطق بھی کیا انوکھی منطق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور عکس ہونے کا دعوے کر کے سردار دو عالم کی ختم نبوت سے انکار کر دیا ہے۔

حالانکہ کون ہوشمند نہیں جانتا کہ ظل کا وجود اصل کے وجود کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اس کی نفی نہیں کرتا۔ اس لئے چودہ سو سال کے بعد حضرت اقدس نے ظل اور عکس ہونے کا دعوے کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ میرے آقا شاہ دو عالم حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے زندہ نبی ہیں۔ مگر احراری ہیں کہ اس دعوے کو "ختم نبوت" کے انکار سے تعبیر کر رہے ہیں۔

فرعونیت موجود ہے مگر موسےٰ موجود نہیں

"زمیندار" (۵ ستمبر ۵۲ء) ڈاکٹر ملان کے متعلق لکھتا ہے:۔

"شمالی افریقہ کے فراعنہ مٹ گئے لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی روح نے جنوبی افریقہ میں پہنچ کر ڈاکٹر ملان کی صورت میں جنم لیا ہے۔ اس شخص نے اپنے عہد وزارت میں انسانی حقوق کو جس بری طرح پامال کیا ہے۔ جمہوری قدروں کا جس بے باکی سے مذاق اڑایا ہے۔ اور آئین و قانون کی گردن کو جس ظالمانہ انداز میں مروڑا ہے۔ وہ تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ خون کی آمیزش کرتا رہے گا۔"

یہ فرعونیت کی روح جس کا ذکر "زمیندار" نے کیا ہے۔ کم و بیش دنیا کے ہر خطہ میں دکھائی دے رہی ہے۔ بلکہ وہ ممالک جو آجکل دنیا کی نئی تہذیب و تمدن کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ اس لعنت میں کچھ زیادہ ہی گرفتار ہیں اور قومی اور ملکی مصالح کی خاطر پوری انسانیت کو ذبح کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں

مگر آہ یہ سب کچھ موجود ہے مگر کوئی "موسےٰ" موجود نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ یا موسےٰ تو آواز دے رہا ہے کہ

"آؤ میں تمہیں بتلاؤں زندہ خدا کہاں ہے، کس قوم کے ساتھ ہے؟ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰؑ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم صد ۳۳)

"توفّی" کے اصل معنے اور مودودی صاحب

(از مکرم غلام حیدر خانصاحب)

(۲)

پھر حضور علیہ السلام ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۳ میں فرماتے ہیں کہ:-

"اور مسیح ابن مریمؑ کی وفات کے بارے میں اگر خدا تعالےٰ قرآن شریف میں کسی ایسے لفظ استعمال کرتا جس کو اس نے مختلف معنوں میں استعمال کیا ہوتا تو کسی خائن کو خیانت کرنے کی گنجائش ہوتی ۔ سو خیانت پیشہ لوگوں کا خدا تعالےٰ نے ایسا بندوبست کیا کہ توفی کے لفظ کو جو حضرت عیسےٰؑ کی وفات کے لئے استعمال کیا گیا تھا پچیس ۲۵ جگہ پر ایک ہی معنی میں استعمال کیا اور اس کو ایک اصطلاحی لفظ بنا کر ہر ایک جگہ میں اس کے یہ معنے لئے کہ روح کو قبض کر لینا اور جسم کو بیکار چھوڑ دینا .... اور چونکہ یہی معنی بالالتزام ہر ایک محل میں جہاں توفی کا لفظ آیا ہے لئے گئے اور ان سے خروج نہیں کیا گیا ۔ اس لئے یہ معنے نصوص صریحہ بیّنہ ظاہرہ قرآن کریم میں سے ٹھہر گئے ۔ جن سے انحراف کرنا الحاد ہوگا کیونکہ یہ مسلّم ہے کہ النصوص یحمل علی ظواہرھا ۔ پس قرآن کریم نے توفی کے لفظ کو جو محل متنازعہ میں یعنی مسیحؑ کی وفات کے متعلق ہے تیئیس ۲۳ جگہ ایک ہی معنوں پر اطلاق کر کے ایسا کھول دیا ہے کہ اب اس کے ان معنوں میں کہ روح قبض کرنا اور جسم کو چھوڑ دینا ہے ایک ذرّہ شک و شبہ کی جگہ نہیں رہی بلکہ یہ اوّل درجہ کے بینات اور مطالب صریحہ ظاہرہ بدیہہ میں سے ہو گیا جس کو قطع اور یقین کا مرتبہ حاصل ہے جس کا انکار کرنا بھی اوّل درجہ کی نادانی ہے۔"

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ایسا ہی قرآن شریف کے تیئیس ۲۳ مقام میں برابر توفّی کے معنے اماتت اور قبض روح ہیں ...... توفّی کا لفظ نہ صرف قرآن کریم میں بلکہ جا بجا احادیث نبویہ میں بھی وفات دینے اور قبض روح کے معنوں پر ہی آتا ہے ۔ چنانچہ جب میں نے غور سے صحاح ستّہ کو دیکھا تو ہر ایک جگہ جو توفی کا لفظ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلا ہے یا کسی صحابیؓ کے مُنہ سے تو انہی محدود معنوں میں پایا گیا ۔ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ کسی ایک صحیح حدیث میں بھی کوئی ایسا توفی کا لفظ نہیں ملے گا جس کے کوئی اور معنی ہوں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۷)

اسی آیت یعنی یاعیسےٰ انی متوفیک کی تفسیر کرتے ہوئے مودودی صاحب آخر میں فرماتے ہیں :-

"یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ قرآن کی یہ پوری تقریر دراصل عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کی تردید اور اصلاح کے لئے ہے اور عیسائیوں میں اس عقیدہ کے پیدا ہونے کے اہم ترین اسباب تین تھے (۱) حضرت عیسےٰؑ کی اعجازی ولادت ۔ (۲) ان کے صریح محسوس ہونے والے معجزات ۔ (۳) ان کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا جس کا ذکر صاف الفاظ میں ان کی کتابوں میں پایا جاتا ہے ۔ قرآن نے پہلی بات کی تصدیق کی ...... دوسری بات کی بھی قرآن نے تصدیق کی ..... اب تیسری بات کے متعلق اگر عیسائیوں کی روایات سرے سے بالکل ہی غلط ہیں تب تو ان کے عقیدہ الوہیت مسیح کی تردید کے لئے ضروری تھا کہ صاف صاف کہہ دیا جاتا کہ جسے تم اللہ اور ابن اللہ بنا رہے ہو وہ مر کر مٹی میں مل چکا ہے ۔ مزید اطمینان چاہتے ہو تو فلاں مقام پر جا کر اس کی قبر دیکھ لو لیکن ایسا کرنے کی بجائے قرآن صرف یہی نہیں کہ ان کی موت کی تصریح نہیں کرتا اور صرف یہی نہیں کہ ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو زندہ اٹھائے جانے کے مفہوم کا کم از کم احتمال تو رکھتے ہی ہیں بلکہ عیسائیوں کو الٹا اور بتا دیتا ہے کہ مسیحؑ سرے سے صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے ۔"

(تفہیم القرآن صفحہ ۲۵۸)

یہ سارا ادبی کا بیان مودودی صاحب کی تفسیر دانی اور دعوےٰ صالحیت کو الم نشرح کر دیتا ہے ۔ بے شک اللہ تعالےٰ کا مامور ہی جس کے سپرد خدمت کسر صلیب ہوئی ۔ اسلام کو عیسائیت کے وار سے بچا سکتا تھا ۔ ورنہ اگر ان صالحیت کے اجارہ داروں کے پاس ہی اسلام کی باگ ڈور ہوتی تو آج جو رہا سہا اسلام مسلمانوں میں نظر آتا ہے وہ کبھی کا عیسائیت کا شکار ہو چکا ہوتا (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے ۔ اس کا احسان ہے کہ اس نے بر وقت یعنی اسلام کی سخت مصیبت کے وقت اپنا مامور بھیج کر دستگیری فرمائی ۔ ورنہ عیسائیت کے طوفان سے کشتی اسلام بغیر ناخدا ہچکولے کھا رہی تھی اور مسلمانوں کی اصلاح کے دعویدار دانستہ یا نادانستہ اس کشتی کو ڈبونے میں عیسائیوں کی مدد کر رہے تھے ۔ الوہیت مسیح کے عقیدہ کی تردید کرنے کی بجائے وہ قرآن سے یہ ثبوت بہم پہنچا رہے تھے کہ جو باتیں تم (یعنی عیسائی) مسیحؑ کے الٰہ ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہو واقع میں ٹھیک ہیں (۱) آپ کی اعجازی ولادت (۲) اور واقع میں آپ مردے زندہ کرتے تھے اور آپ نے مٹی سے پرندہ بنا کر ان میں جان ڈالی اور ان کو اڑنے والا بنا دیا ۔ مادر زادہ اندھوں کو چنگا کیا اور لاعلاج مریضوں کو شفا دی (۳) اور پھر آسمان پر اسی جسم خاکی کے ساتھ خدا کے پاس جا بیٹھے ۔ اور آج آپ کو آسمان پر گئے ہوئے دو ہزار سال کا عرصہ ہوتا ہے ۔ لیکن زمانہ کا اثر جو تمام انسانوں پر ہوتا ہے وہ اس پر نہیں ہے ۔

یہی وہ باتیں ہیں جو عیسائی مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور یہ باتیں اجتماعی طور پر سوائے پہلی بات کے اور کسی نبی میں نہیں پائی جاتیں حتیٰ کہ محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک آیا ہے ۔ ان میں بھی بظاہر یہ باتیں نہیں ملتیں ۔

یہی وہ خرابیاں ہیں جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو مہدی معہود اور مسیح موعود بنا کے بھیجا اور آپ نے ہی یہ آواز اٹھائی :-

"کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو اُبال
ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنّت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اُس کو فرقاں سر بسر
اُس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس ۳۰ آیات سے
....
کیوں بنایا ابن مریمؑ کو خدا
سنّت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
کیوں بنایا اُس کو باشانِ کبیر
غیب دان و خالق و حیّ و قدیر
مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا
اب تلک آئی نہیں اُس پر فنا
ہے وہی اکثر پرندوں کا خدا
اس خدا دانی پہ تیری مرحبا
مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے
کیا یہی توحیدِ حق کا راز تھا
جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا
کیا بشر میں ہے خدائی کا نشاں
الاماں ایسے گماں سے الاماں"

(ازالہ اوہام و درثمین)

نیز فرماتے ہیں :-

"مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے چڑھایا
یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا
کہ سوچو عزت خیر البرایا"

(درثمین)

پھر حضور فرماتے ہیں :-

"اور ہم لکھ چکے ہیں کہ قرآن کریم مسیح ابن مریم کو تیس ۳۰ مقامات میں مار چکا ہے اور کیا عبارت النص کے طور پر اور کیا اشارۃ النص طور پر اور کیا فحوائے نص کے طور پر ان کی موت پر شہادت دے رہا ہے اور ایک بھی ایسی آیت نہیں پائی جاتی جو ان کے زندہ ہونے اور زندہ اٹھائے جانے پر ایک ذرہ بھی اشارہ کرتی ہو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۸)

(ان تیس ۳۰ آیات کو تفصیل کے ساتھ حضور نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں درج فرمایا ہے ۔ متلاشی حق اس کتاب سے ان کو دیکھ سکتا ہے)

باقی رہا مسیحؑ کی قبر کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کسی بھی نبی کی قبر کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ فلاں جگہ ہے اور نہ یہ کوئی دلیل ہے کہ جس کی قبر معلوم نہ ہو وہ ضرور آسمان پر ہوتا ہے یا وہ الٰہ ہوتا ہے ۔ ہاں جس کے ذمہ ازل سے کسر صلیب کا کام ہوا تھا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ اس نے قوی شہادتوں سے اور قرآنی اشارات سے الٰہ باطل کے پرستاروں کو مسیح ابن مریمؑ کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار میں دکھا دی اور اس کے فوٹو کی تشہیر ان کے ممالک میں کر دی (تفصیل کے لئے دیکھو حضورؑ کی کتاب مسیح ہندوستان میں)

پھر مامور وقت کی ہدایت پر غور کرو

"اے حضرات مولوی صاحبان جبکہ عام طور پر قرآن شریف سے مسیحؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے اور ابتدا سے آج تک بعض اقوال صحابہ اور مفسرین بھی اس کو مانتے ہی چلے آئے ہیں تو اب آپ ناحق کی ضد کیوں کرتے ہیں ۔ کہیں عیسائیوں کے خدا کو مرنے بھی تو دو ۔ کب تک اس کو حیّ لا یموت کہتے جاؤ گے کچھ انتہا بھی ہے ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۵)

"سو خدا تعالےٰ نے مسیح ابن مریم کا مثیل عین وقت پر بھیج کر اس مثیل کی معرفت مسیح ابن مریم کا فی الواقعہ فوت ہو جانا ظاہر کر دیا اور سب دلائل اس کے کھول دئیے ۔ اگر خدا نخواستہ سچ مچ فرقان کریم میں لکھا ہوتا کہ مسیحؑ برخلاف اس سنّت اللہ کے جو تمام بنی آدم کے لئے جاری ہے ، زندہ آسمان کی طرف اٹھایا اور قیامت کے قریب تک زندہ ہی رہے گا ۔ تو عیسائیوں کو بڑے بڑے سامان بہکانے کے ملجاتے آ جاتے ۔ سو بہت ہی خوب ہوا کہ عیسائیوں کا خدا فوت ہو گیا ۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۳)

ہماری رائے میں فرقہ احمدیہ مسلمانوں کا ایک اصلاح شدہ فرقہ ہے

مدراس ہائیکورٹ کا ایک اہم فیصلہ

(از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

ایک نہایت اہم اور تاریخی فیصلے کا ایک حصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں قبل از تقسیم گیارہ ہائیکورٹس تھیں۔ ان سب میں قانون پیشہ اصحاب کے نزدیک مدراس ہائی کورٹ کا رتبہ فضیلت کے لحاظ سے دوسری ہائی کورٹوں سے بلند سمجھا جاتا تھا۔ اور اب بھی بلند سمجھا جاتا ہے۔

یہ کیس دو فاضل ججوں نے فیصلہ کیا تھا۔ ایک انگریز جج جن کا اسم گرامی آنریبل مسٹر جسٹس اولڈفیلڈ تھا اور دوسرے مدراسی جج جن کا نام نامی آنریبل مسٹر جسٹس کرشنن ہے۔ انگریز جج کو ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک قرار دینا پڑے گا۔ دوسرے فاضل جج صاحب جو مدراسی ہندو ہیں۔ ان کو بھی جماعت احمدیہ سے کوئی خاص لگاؤ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان کے فیصلہ کو بھی نہایت بلند مقام حاصل ہے۔

یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہ وہ مشہور کیس ہے۔ کہ جس میں آج سے ۳۰ برس پہلے یعنی ۱۹۲۲ء میں موجودہ سیاست اسلامی کے آسمان کے درخشندہ ستارے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے نہایت فاضلانہ بحث کی تھی۔

(ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ ۴۵ مدراس صفحہ ۹۰۸ تا ص ۱۰۰۲)

باجلاس مسٹر جسٹس اولڈفیلڈ و مسٹر جسٹس کرشنن

نرنا کا تھ اولا مستغیث۔ درخواست کنندہ

بنام

بردکل ماموں و دیگر چار ملزمان، رسپانڈنٹ

درخواست زیر دفعات ۴۳۵ و ۴۳۹

ضابطہ فوجداری جس میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ ڈی۔ پی راؤ صاحب سشن جج شمالی مالابار کا فیصلہ نمبری ۱۴ بابت ۱۹۲۰ء کو منسوخ قرار دیا جاوے

ظفر اللہ خان ممبر ہائی کورٹ بار لاہور

اور ایم سی برھامارا کھی آئنگر وغیرہ مدعی کی طرف سے حاضر ہیں۔

(مسٹر جسٹس اولڈفیلڈ کا فیصلہ چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ ان کا بھی وہی فیصلہ ہے۔ جو مسٹر جسٹس کرشنن صاحب کا ہے۔ مترجم) (از صفحہ ۹۹۸ تا ص ۱۰۰۲)

...... اب میں مسئلہ ارتداد کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے یقینی طور سے یہ دینیات اسلامی کا ایک مسئلہ ہے۔ کہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے بہر ہوا اختلاف کرنا ایک مسلمان کے لئے اسلام سے مرتد ہونا کہلاتا ہے۔ چونکہ اس مقدمہ میں شہری حقوق اور قانونی حیثیت کا اسی بات پر انحصار ہے اس لئے اس متنازعہ مسئلہ کا فیصلہ کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ملزم نے عام مسلمانوں میں سے تین گواہوں کو طلب کیا ہے جو اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ دینیات اسلامی کے بڑے فاضل ہیں۔ اور جن کا یہ بیان ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کے عقائد کو قبول کرلے۔ وہ اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے۔ مگر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جیسا کہ ملزمان کی طرف سے بحث میں کہا گیا ہے۔ ہم ان مولویوں کی رائے کو قبول نہیں کر سکتے۔ اور ان کی رائے قبول کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ بے لوث گواہ نہیں ہیں۔ بلکہ ایک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور تعلق دار ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ عام مسلمانوں کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو نئے فرقہ (یعنی جماعت احمدیہ) کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے احمدیوں کو کافر قرار دینے کی کوئی وجوہات بیان نہیں کیں۔ جیسا کہ سر عبد الرحیم نے اپنی کتاب

(اصول قانون، صفحہ ۲۵)

پر بتایا ہے۔ کہ بعض لوگ دوسروں کو بے ایمان اور کافر قرار دینے کے عادی ہیں۔ مگر صحیح قانون یہی ہے۔ کہ جو عقائد صاف اور مسلمہ اصولوں کے خلاف ہوں۔ تب وہ کفر کے درجہ کو پہنچتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اجماع کو مسلمانوں میں عام طور سے صحیح قسم کا منبع قانون تصور نہیں کیا جاتا۔ لیکن اگر بفرض محال اجماع ہی کو منبع قانون تصور کرلیں۔ تو جیسا میرے فاضل جج بھائی نے اشارہ کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد ٹھہرنے کے وقت سے آج تک کوئی ایسا عرصہ نہیں گذرا جس سے جماعت احمدیہ کے جمہوروں کی حیثیت کی نسبت کوئی اجماع کی شکل پیدا ہو سکتی ہو اندریں حالات ہم اس بات پر مجبور ہیں۔ کہ ہم جماعت احمدیہ کے عقائد کا بغور مطالعہ کریں۔ اور اس بات پر غور کریں۔ کہ آیا کوئی مسلمان ان عقائد کو اختیار کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اور مرتد بن جاتا ہے۔ اور اس طرح سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں۔

ایسا کرنے کے لئے ہمیں ان عقائد کو دیکھنا پڑیگا جو کہ بانی سلسلہ احمدیہ (حضرت احمد) نے پیش کئے ہیں۔ اور جن کو ان کے مریدوں نے قبول کیا ہے نہ کہ وہ الٹے معنی جو کہ ان کے مخالفوں نے ان عقائد کے کئے ہیں مستغیث نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کو چھوٹے سے رسالے میں جس کا نام "احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے" یہ صحیح طور سے درج کیا گیا ہے۔ اسمیں احمدی کا مذہب یہ پیش کیا گیا ہے۔

"ہم بفضل خدا مسلمان ہیں۔ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، عرب کا مقدس نبی) ہمارا امام اور پیشوا ہے۔ ہمارے روحانی علم کی شراب اللہ تعالیٰ کی اس مقدس کتاب کے پیالے میں سے ہے۔ جس کو قرآن کہتے ہیں"

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہوا ہے۔ اس کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ احمدی لوگ کلمہ طیبہ کے قائل ہیں۔ یعنی یہ کہ کوئی معبود نہیں ہے۔ سوائے خدا کے اور محمد (صلعم) اس کے نبی ہیں۔ اور یہ لوگ محمد (صلعم) کی رسالت کو پورے طور سے مانتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو حکم تسلیم کرتے ہیں۔

در اصل ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ عام مسلمانوں سے چھ باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔ جو کہ اس رسالہ میں دیئے ہوئے ہیں۔ اور جن کو فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں درج بھی کر دیا ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دونوں فریق اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انبیاء سے گذشتہ زمانوں میں کلام کرتا تھا۔ مگر غیر احمدی یقین رکھتے ہیں۔ کہ محمد (صلعم) نبیوں میں سے وہ آخری نبی ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے۔ اور نہ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام کیا۔ اور نہ آئندہ دنیا کے اختتام تک وہ کسی سے ہمکلام ہوگا۔ اس کے برعکس احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں سے اب بھی ہمکلام ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہمکلام ہوتا رہا ہے۔

(۲) دونوں فریق اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ محمد (صلعم) خاتم النبیین (نبیوں کی مہر) تھے۔ مگر وہ اس کے معنوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔ احمدی کہتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ مگر اس صورت میں آسکتا ہے کہ وہ محمد (صلعم) کا پیرو ہو۔ اور ان کی مہر کے ماتحت ہو۔ اور یہ نہیں کہ کوئی نبی بالکل آ ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے۔

(۳) احمدی لوگ (حضرت محمد صلعم) سے پہلے آنے والے نبیوں کی فہرست میں دنیا کے ایسے رہنماؤں کو بھی شامل کرتے ہیں۔ جیسا کہ زرتشت۔ بدھ۔ کرشنا اور رامچندر اور ایسا کرنا ان کے نزدیک قرآن شریف کے مطابق ہے۔ مگر غیر احمدی اصحاب ان کو نبی تسلیم نہیں کرتے

(۴) احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) صلیب پر ضرور چڑھائے گئے۔ مگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ مگر وہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے۔ جہاں سے وہ کشمیر چلے گئے۔ اور وہیں فوت ہوئے اور وہیں دفن کئے گئے۔

اس کے برعکس غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ صلیب پر دیئے جانے سے پہلے یسوع کو اللہ تعالیٰ نے معہ جسد عنصری آسمان پر اٹھا لیا احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کی جو پیشگوئی ہے۔ اس کو مسیح خود آکر پورا نہیں کریں گے مگر کسی دوسرے شخص کے ذریعہ پوری ہوگی جسے مسیح جیسی روح دی جائے گی۔ اور ان کا عقیدہ ہے۔ کہ یہ بات بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ پوری ہو گئی ہے۔

(۵) جب کہ غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود مقدس جنگ یعنی جہاد کرے گا۔ اور اسلام کو بزور شمشیر پھیلائے گا۔ احمدی اس عقیدہ کی تردید کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ مہدی اور مسیح در اصل ایک ہی شخص کا نام ہے۔ اور وہ اسلام کو دلائل اور آسمانی نشانوں سے پھیلائے گا۔ نہ کہ زبردستی۔

(۶) احمدی (موجودہ) سلطان ترکی کو اپنا خلیفہ نہیں مانتے۔ اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس حکومت کا وفادار رہے۔ جس کے ماتحت وہ رہتا ہے۔ اور جو اس کی حفاظت کرتی ہے۔

مندرجہ بالا بڑے بڑے فرق ہیں۔ جو کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہیں۔ میں اپنے فاضل بھائی سے متفق ہوں کہ یہ فرق اس قسم کے نہیں ہیں۔ کہ جس سے ہم یہ قرار دے سکیں۔ کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ کافر و مرتد ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ احمدی لوگ کلمہ کے قائل ہیں حضرت محمد (صلعم) کی رسالت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو حکم مانتے ہیں۔ بلاشبہ یہ وہ ضروری شرائط ہیں کہ جن کی موجودگی میں کوئی شخص مسلمان کہلاتا ہے۔ اور ان شرائط پر احمدی صاحبان عملاً قائم ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ مسلمان ہیں۔ اور شرع محمدی کے پابند ہیں۔ سر ڈی ایف ملا اپنی کتاب شرع محمدی جلد ۲ صفحہ ۳۶ پر فرماتے ہیں:۔

"ہر وہ شخص جو مذہب اسلام رکھنے کا دعویدار ہے یعنی دوسرے الفاظ میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہے۔ اور حضرت محمد (صلعم) کی رسالت کا قائل ہے۔ وہ مسلمان ہے اور وہ قانون شرع محمدی کا پابند ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص کلمہ توحید پڑھتا ہے۔ جو کہ معیار اسلام ہے اس کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ دوسرے رسم و رواج کی پابندی کرے۔ یا خاص اصولوں کی پابندی کرے جو کہ امارت یا عقائد کی نسبت ہیں

اور پھر صفحہ ۱۱۲ پر یوں درج ہے

ہر ایک شخص وہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ۔۔۔ ۔۔۔ کا قائل ہے۔ اور حضرت محمد عربی صلعم کی رسالت کو تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام میں شمار ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی رائے سر عبد الرحیم نے اصول شرع محمدی صفحہ ۲۴۹

پر ظاہر کی ہے۔ جہاں وہ فرماتے ہیں۔ کہ مذہب اسلام دو امور سے بنتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کو شریعت کا بھیجنے والا تسلیم کیا جائے۔ اور حضرت محمد صلعم کو اس شریعت کا لانے والا رسول اور اسی کی طرف سے سچا نبی تسلیم کیا جاوے۔ اسی قسم کی رائے فاضل جج محمود صاحب نے سرکار بنام رمضان اور مقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ میں ظاہر کی ہے۔ یہ مقدمہ دراصل وہابیوں کی نسبت تھا۔ گو وہ مقدمات مساجد میں عبادت کرنے کی نسبت ہیں۔ مگر اس لحاظ سے مفید ضرور ہیں۔ کہ کس طرح فاضل مسلمان قانون دان اصحاب نے لفظ "مسلمان" کی تعریف کی ہے۔

اس کے علاوہ فاضل وکیل نے ہمارے سامنے ایک تازہ فیصلہ پیش کیا ہے۔ جس میں اسی قسم کا سوال یعنی احمدیوں کی حیثیت کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ اس مقدمہ کا عنوان حکیم خلیل احمدؐ بنام اسرائیل اور اسرائیل بنام حکیم خلیل احمدؐ ہے۔ اس فیصلہ میں یہ صاف طور سے قرار دیا گیا ہے۔ کہ باوجودیکہ احمدی بعض باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔ مگر وہ مسلمان ہیں۔

ان فیصلجات کی موجودگی میں جن سے مجھے اتفاق ہے۔ صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر ایک مسلمان احمدی ہو جائے۔ تو وہ مذہب اسلام سے مرتد نہیں ہو جاتا۔

میری رائے میں فرقہ احمدیہ مسلمانوں کا ایک اصلاح شدہ فرقہ ہے۔

ایک ضروری اعلان

دفتر محاسب میں چندہ درویش بھجواتے ہوئے اپنا مفصل ایڈریس خوشخط لکھا کریں۔ نیز ساتھ لفظ چندہ رسالہ درویش ضرور لکھیں۔ نیز یہ بھی تحریر کیا کریں۔ کہ آیا نئے خرید ار ہیں یا بقایا ادا کر رہے ہیں۔ (مینیجر درویش)

استانیوں کی ضرورت

(۱) جامعہ نصرت ربوہ کے لئے تین پروفیسر استانیوں کی ضرورت ہے۔ انگریزی ہسٹری اکنامکس کے لئے ہر ایک کا اپنے اپنے مضمون میں ایم۔اے ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ پراویڈنٹ یا پنشن ریٹائرمنٹ پر مل سکے گی۔ فی الحال یہ کالج انٹرمیڈیٹ ہے۔ مگر اس کو ڈگری کالج بنانے کا ارادہ ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جو مرکز میں رہنے کی خواہشمند ہوں۔ یہ عمدہ موقعہ ہے۔ درخواستیں ناظر تعلیم و تربیت ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

(۲) نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے دو ایس۔وی استانیوں کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۶۰-۵-۱۰۰ ہے۔ مستقل ہونے پر پراویڈنٹ یا پنشن حسب پسند۔ جے۔وی استانی بھی درخواست دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ انٹرنس پاس ہو۔ گریڈ ۵۰-۳-۸۰-۵-۱۰۰ تمام درخواستیں مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔

(مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۸ جولائی بروز پیر برادرم محمد سعید خاں صاحب کپڑا فروش اسلام آباد کوئٹہ کو چار لڑکیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد حمید نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ عبد الرحمٰن کوئٹہ۔

روزنامہ الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

معطی حضرات کی چوتھی فہرست

جن افراد و جماعت کی طرف سے ماہ اگست میں زکوٰۃ کی رقوم وصول ہوئی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔

نام	رقم
میاں غلام نبی صاحب منڈی چشتیاں	۷/۸/۰
سید بشیر بشارت الرحمٰن صاحب لاہور	۱۲-۰-۰
جماعت احمدیہ کھیانہ	۲۱۹-۹-۰
سید محمد یوسف صاحب گجرات	۴۰-۰-۰
راں محمد عمر صاحب منڈی بالہ گوجرانوالہ	۵۰-۰-۰
ملک محمد احمد صاحب سرگودھا	۵۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ محمد نواز صاحب راولپنڈی	۳۰-۰-۰
چودھری عبد الغنی صاحب 〃	۱۰-۰-۰
جمعدار محمد نصیب صاحب فارن کراچی	۳-۰-۰
لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۰-۰-۰
چوہدری خورشید عالم صاحب کراچی	۲-۸-۰
میاں احمد الدین صاحب لاہور	۵-۰-۰
والد شیخ عبد المجید صاحب سیالکوٹ	۱۰-۰-۰
مہر محمد حسین صاحب	۱۰-۰-۰
میاں محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ	۲۵-۰-۰
قریشی محمد اکمل محمد افضل صاحبان ربوہ	۲۵-۰-۰
میاں عبد المجید صاحب لاہور	۱۰۰-۰-۰
شیخ فضل حسین صاحب لائلپور	۱۵۰-۰-۰
میاں سراج الحق صاحب ربوہ	۸-۸-۰
میاں عبد العزیز صاحب دتیال	۱۰-۰-۰
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری	۱۰-۰-۰
میاں ظفر اللہ خانصاحب نور شاہ	۲۵۰-۰-۰
ماسٹر حاکم علی صاحب دنکارہ	۵۵-۰-۰
مستری عبد الکریم صاحب چونڈہ	۷-۸-۰
منشی علی محمد صاحب نوکوٹ سندھ	۲۰-۰-۰
قریشی عبد الرحمٰن صاحب سکھر سندھ	۵-۰-۰
بادشاہ خانصاحب سکھر سندھ	۱۵-۰-۰
میاں اللہ بخش صاحب خانقاہ ڈوگراں	۱۵-۰-۰
میجر حبیب اللہ صاحب دوالمیال جہلم	۵۰-۰-۰
میاں عبد الحمید صاحب لاہور	۱۷-۸-۰
میاں محمد عثمان صاحب ٹھیکیدار لاہور	۱۶-۰-۰
بابو عبد الستار صاحب لاہور	۳-۰-۰
خواجہ محمد شریف صاحب پشاور	۱-۰-۰
شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے	۲۰۰-۰-۰
مرزا ارشاد احمد صاحب پشاور	۲۰-۰-۰
کیپٹن افتخار حسین صاحب پشاور	۳-۰-۰
میاں غلام نبی صاحب احمد نگر	۲۰-۰-۰
چودھری رحمت خان صاحب جہلم	۴۰-۰-۰
میزان	۱۵۸۶-۱-۰
سابقہ میزان	۱۰۷۶۵
کل میزان	۱۲,۳۵۱-۱-۰

نظارت بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

برادرم عبد الرحمٰن صاحب راحت کا ۹/۱۲ کو سرگنگارام ہسپتال میں گردے کا اپریشن ہوا جو کہ خداوند کریم کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز مرزا سعید احمد صاحب ابن مرزا نذیر علی صاحب کی ٹانگ ایک حادثہ میں کٹ گئی تھی ان کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

محمد صالح صاحب نور نے بی اے کا امتحان دیا ہے احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

مرزا الطاف الرحمٰن جنونت بلڈنگ جودھامل روڈ — مؤدبانہ گذارش ہے کہ خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خواجہ محمد شریف احمدی ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر پشاور چھاؤنی — میں مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب میری مشکلات دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

شیخ مبارک علی قریشی امیر علی شاعر روڈ گوالمنڈی لاہور — (۱) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے آنکھوں کی تکلیف سے بیمار ہیں اور آجکل سر درد کی بھی از حد تکلیف ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز اگر کسی ڈاکٹر یا حکیم دوست کو سر درد کا نسخہ معلوم ہو تو مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔ کرم الٰہی کلرک ملٹری اکونٹس معرفت عبد المجید فیض باغ گلی نمبر ۱۹ لاہور

— میرا چھوٹا بھائی پنجاب ایگریکلچر کالج لائلپور میں F.Sc کا امتحان ۹/۱۲ کو دے رہا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد خاں جودھ پور ضلع ملتان

سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقے کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کا پتہ روانہ فرمائیے ہم یہاں سے انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تعلیم الاسلام کالج لاہور

بی۔اے۔بی۔ایس۔سی کی تھرڈ ایر کلاس اور ایم۔اے۔ایم۔ایس۔سی کا داخلہ ۲ اکتوبر ۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔ وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلباء کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ایر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہوگا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمدؐ ایم۔اے آکسن۔ پرنسپل

فرقہ پرستی اور انتشار کی تلقین کرنا ایک جرم ہے اور قوم کیساتھ غداری

یہ جرم وہی لوگ کرسکتے ہیں جن کا سارا ماضی پاکستان دشمنی میں صرف ہوا

مشہور روزنامہ "جنگ" کراچی کا اداریہ

اخبار جنگ کراچی زیر عنوان "پیغام" رقمطراز ہے۔ "گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے بالکل صحیح کہا کہ مسلمانوں کی تاریخ اس حقیقت کی شاہد ہے کہ جب تک وہ متحد اور منتظم رہے تو ترقی کرتے رہے۔ اور جب انہوں نے باہمی اختلافات پیدا کر لئے تو وہ زوال پر آمادہ ہو گئے۔ قومی فرائض اور فکری بیداری و آزادی کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے کہا کہ اپنے مسائل کے حل کے لئے قوم کے ہر تعلیم یافتہ شخص کو قرآن سے رشد و ہدایت حاصل کرنی چاہیئے اور یہ کام کسی خاص طبقہ کے سپرد نہ کر دینا چاہیئے۔ اسلئے کہ بہرحال ہر شخص کی ذمہ داری یہ ہے۔ کہ وہ اپنے ذہنی و فکری نظریات میں اسلام سے اکتساب نور و ہدایت کرے۔

تخریب پسندانہ رجحانات کا ذکر کرتے ہوئے گورنر جنرل نے فرمایا کہ:- "میں جانتا ہوں۔ کہ بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو جان بوجھ کر نفاق و افتراق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس قسم کے لوگوں کی ذرا ماضی پر نظر ڈال لینی چاہیئے اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو ماضی میں قیام پاکستان کی پر جوش مخالفت کر چکے ہیں"۔

گورنر جنرل کا یہ اشارہ بالکل برمحل اور معقول ہے۔ اور ہم سب کا فرض ہے۔ کہ وہ ان تخریب پسندوں سے ہوشیار رہیں۔ جو پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے یہ دشمن قیام پاکستان کے بھی مخالف تھے اور اب پاکستان کی ترقی سے جلتے ہیں۔ اور اسلئے شر پسندی اور فتنہ پسندی کی باتیں کرتے ہیں

تقسیم سے پہلے خود مسلمانوں میں ایسے بہت سے لوگ تھے۔ جو خود حضرت قائداعظم کو برا بھلا کہتے تھے۔ بہت سے پاکستان کو انگریز کے دماغ کی پیداوار بتاتے تھے۔ ان میں اکثر فرقہ پرستی کے لیڈر تھے۔ یہ افتراق بین المسلمین پیدا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنی قیادت مستحکم کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر مولوی بھی کہلاتے تھے اور اسلام کے نام پر پاکستان کے دشمن تھے ان میں سے بہت سے اب پاکستان چلے آئے ہیں اور اپنی اس تخریب پسندانہ ذہنیت کے ساتھ جس کا مظاہرہ انہوں نے تقسیم سے پہلے کیا تھا یہ لوگ اب پھر اپنے پرانے مشغلہ میں مبتلا ہیں اور تخریب پسندی کا شیطانی فرض انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے بعض مولوی کہلاتے ہیں جو پہلے کی طرح آج بھی مسلمانوں کو لڑانے کی قابل نفرت مساعی میں مشغول ہیں۔ ان لوگوں سے قوم کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پاکستان کے یہ دشمن خواہ تقدس کا جامہ پہن کر آئیں۔ یا قیادت کا لبادہ اوڑھ کر یہ پاکستان کے دشمن ہیں اور قائداعظم مرحوم نے ان دشمنوں کے خلاف تمام عمر جنگ لڑی اور اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان فتنوں کے خلاف صف آرا ہو جائیں فرقہ پرستی اور تخریب و فتنہ کی تبلیغ خواہ مسجد میں ہو یا صومعہ میں وہ ایک جرم ہے۔ قوم کے ساتھ غداری ہے۔ جو صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کا سارا ماضی پاکستان دشمنی اور قائداعظم دشمنی میں صرف ہوا۔ ان لوگوں نے ملت کا ساتھ چھوڑ کر پنجاب و بنگال کو تقسیم کرا دیا۔ اور اب یہ پاکستان میں پھوٹ ڈال کر پورے پاکستان کو تباہ کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ اسباب کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ کوئی کتنا ہی مقدس بن کر ہمارے سامنے کیوں نہ آئے۔ مگر ہر وہ شخص پاکستان کا دشمن ہے۔ جو قوم میں نفاق کی تخم ریزی کرتا ہے۔ اور ملت کو لڑانے کی سازش کر رہا ہے۔ وہ پہلے بھی کانگرس کا زرخرید تھا اور اب بھی زرخرید ہے۔ لہذا ہمیں ایسے وطن دشمنوں کو ہرگز تقدس کی آڑ میں ملک دشمنی کرنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔

ازاخبار جنگ کراچی ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء ص ۲ کالم ۱
(مرسلہ فتح محمد شاہد عفا اللہ عنہ از کراچی)

بھارت کی غیر جانبدارانہ پالیسی پر نکتہ چینی

اٹاوہ ۱۵ ستمبر دوران جنگ میں برطانوی کابینہ کے ایک رکن لارڈ لیولن نے دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن کی کانفرنس کے آخری روز بھارت کی غیر جانبدارانہ پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی، انہوں نے کہا کہ ۱۴ء۱۹ اور ۳۹ء۱۹ کی عالمی جنگوں میں شرکت کرنے سے برطانیہ کو جو اخراجات برداشت کرنے پڑے اسے وہ فراموش نہیں کر سکتا یہ کس لئے؟ محض اسی لئے کہ چھوٹی قوموں کی آزادی کا تحفظ کیا جا سکے۔ ان میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ جس کو روس کے حملے سے بچانا مقصود تھا۔ اگر آئندہ بھی اس قسم کی کوئی جارحانہ کارروائی ہوئی تو مجھے امید ہے کہ اقوام متحدہ خاموش نہیں رہیگی

فرانس اقوام متحدہ میں طونس کے متعلق بحث کی تجویز قبول کرے گا

لندن ۱۷ ستمبر:- پیرس سے مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اگرچہ وزیر خارجہ مسٹر شومان نے امور خارجہ کے کمیشن کو بتایا تھا۔ کہ مسئلہ طونس کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کی دھمکیاں ہمارے رویئے کو نرم نہیں کر سکتیں۔ مگر باور کیا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسی طونس کی شکایات کا جواب اور دلائل مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ اور بالآخر اس مسئلہ پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بحث کی تجویز قبول کر لیں گے۔ مگر یہ تسلیم نہیں کریں گے۔ کہ اقوام متحدہ کو ایسے معاملات میں مداخلت کا حق حاصل ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے۔ کہ امریکہ طونس کے بے کی پالیسی سے مطمئن نہیں ہو سکتا اور فرانس کی حمایت پر آمادہ ہے۔ (استار)

ڈاکٹر مصدق اینگلو امریکی پیشکش کو مسترد کرانے پر تلے بیٹھے ہیں

لندن ۱۶ ستمبر:- برطانیہ کی طرف سے اس عندیہ کے اظہار پر کہ وہ اینگلو امریکی پیشکش پر قائم رہے گا شاہ نے ڈاکٹر مصدق سے کچھ سفارشات کی تھیں۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے ان سفارشات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور تہران کی اطلاع کے مطابق شاہ سے اس عزم کا اعادہ کیا ہے۔ کہ یہ تجاویز ناقابل قبول ہیں۔ اور ایران کی اقتصادیات کو تیل کی آمدنی سے آزاد رکھ کر استوار کرنا ضروری ہے۔ نیز انہیں کو متوازن کرنے کے لئے پہلی کوشش اخراجات کو کم کرنے کی جائیگی۔ مگر جب تک سرمایہ حاصل نہیں ہوتا۔ ملک میں صنعتی ترقی اور اقتصادی استحکام ڈاکٹر شاخت کے مسودوں کے مطابق کرنا مشکل ہے۔ ڈاکٹر شاخت نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ ایک ماہ تک پھر ایران آئیں گے۔ مگر مطالعہ کے بعد انہیں معلوم ہوا ہے۔ ایران کی کوئی حقیقی اقتصادی پالیسی نہیں ہے۔

انہوں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ مزید نوٹ شائع کرنے سے ملک میں افراط زر کا اندیشہ ہے۔ مگر اس کے باوجود ڈاکٹر مصدق فوج اور سرکاری ملازمین کو تنخواہیں دینے کے لئے نوٹ چھپوانے پر آمادہ ہیں۔ (استار)

مشرق وسطیٰ میں عظیم ترین فوجی کیمپ

ٹھیکجات پر دستخط ہونیوالے ہیں

لندن ۱۶ ستمبر:- مشرق وسطیٰ کے علاقوں میں عظیم ترین فوجی کیمپ کی تعمیر کے لئے ٹھیکہ جات پر دستخط ثبت ہونے والے ہیں۔ یہ کیمپ دخیلیہ کے مقام پر ہوگا۔ اور اس میں دس ہزار فوجی اپنے اہل و عیال سمیت رہ سکیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تعمیر کے پہلے دور میں تعمیر پر ۰۰۰،۲۰ پونڈ لاگت آئے گی۔ اور پانچ سال میں کل خرچ تقریباً ۰۰۰،۰۰۰،۴ پونڈ لاگت ہوگا فوجی انجینئروں نے ابتدائی کام شروع کر دیا ہے اس منصوبہ پر مقامی مزدوروں کی بہت بڑی تعداد کو کام ملے گا۔ اطلاع ہے کہ کیمپ ۷۰ ایکڑ کے رقبہ میں ہوگا۔ اور دو کالونی، ڈاکخانوں، سینما، گرجے اور دیگر سہولتوں میں خود کفیل شہر ہوگا۔ (استار)

"راولپنڈی سازش" کا مقدمہ

دسمبر میں فیصلہ سنا دیا جائیگا

لاہور ۱۵ ستمبر:- معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ "راولپنڈی سازش" کے مقدمہ کی سماعت ایک مہینہ کے اندر ختم ہو جائے گی۔ اس مقدمہ میں چند ملزموں کی وکالت کرنیوالے ایک ممتاز وکیل نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ اس مقدمہ کا فیصلہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے اختتام تک سنا دیا جائے گا۔ (آفاق)

بلوچستان کے لئے وسیع ترقیاتی منصوبہ

کراچی ۱۵ ستمبر:- معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان میں وسیع ترقیاتی پروگرام کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے بلوچستان کے آبی اور دوسرے وسائل کو ترقی دینے کے امکانات دریافت کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے ماہرین کی ایک ٹیم نے تین مہینے وہاں قیام کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے مشاہدات و سفارشات کی رپورٹ مرتب ہو چکی ہے۔

اگرچہ ماہرین کی رپورٹ ابھی تک حکومت کو موصول نہیں ہوئی۔ تاہم معتبر حلقوں کے خیال کے مطابق یہ ماہرین بلوچستان کے شاندار اقتصادی مستقبل کے متعلق بڑے پر امید ہیں۔ یہ رپورٹ اقوام متحدہ کے مشن کے قائد اپنے ساتھ جنیوا لے گئے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر بلوچستان کے آبی اور دوسرے قدرتی وسائل سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا گیا۔ تو یہ پاکستان کا زرخیز ترین علاقہ بن جائے گا۔ پھر یہ کسی علاقہ سے کم نہیں رہے گا۔